السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا داڑھی میں سفید بالوں کا اکھیڑنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث صحیح میں ثابت ہے ، عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''سفید بال مت نوچو ، یہ مسلمان کا نور ہیں جس کا اسلام میں ایک بال سفید ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے اور ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے ۔ (ابو داود (791/2) برقم (4202) ابن ماجہ (204/2) برقم (3721) اور المشکاۃ (372/2) میں ہے اور اس کی سند صحیح ہے ۔ اس حدیث شریف میں سفید بال کے اکھاڑنے کی ممانعت ہے تو مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ امر رسول ﷺ کی مخالفت سے اپنا نور بجھائے ۔ اس سے ظاہری نور (سفید بال) ختم ہو جاتا ہے اور باطنی نور (اتباع کا نور) بھی بجھ جاتا ہے ۔ اس حدیث صحیح کے بعد ابن عابدین کے قول کا کوئی اعتبار نہیں جو انہوں نے رد المختار میں اکھیڑنے کے جواز کا لکھا ہے ۔

اور سفید داڑھی کو مہندی سے رنگنا یا مہندی اور وسمہ ملا کر رنگنا افضل ہے جیسے اس میں بکثرت احادیث آئی ہیں ۔ لیکن سفید بالوں کو سیاہ رنگ دینا جائز نہیں ہے جیسے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے جسے ابو داود اور نسائی نے نکالا سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا : ''آخری زمانے میں لوگ ہونگے جو یہ سیاہ رنگ دینگے گویا کہ وہ کبوتروں کے پوٹے ہیں انہیں جنت کی خوشبو نصیب نہ ہے اور وہ المشکاۃ (382/2) میں ہے : ابن عباس مکہ کے دن لائے گئے ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کے پھولوں کی طرح سفید تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا : ''اسے بدل دو لیکن سیاہ کرنے سے کے والد ابو قحافہ ہوگی ۔ اور صحیح مسلم (199/2) میں جابر سے مروی ہے کہ ابو بکر بچو'' ۔

کہتے ہیں : ''داڑھی رنگنا مستحب ہے اور سیاہ رنگ دینا حرام ہے '' ۔ اور اسی طرح المجموع (294/1) میں کہا ہے : ''داڑھی اور سر کو کالا رنگ دینے کی مذمت پر اتفاق کیا ہے درست یہی ہے کہ یہ حرام ہے اور امام نووی سے مرفوعا : آخری زمانے میں اسے صراحتا حرام کہنے والوں میں حاوی بھی ہیں امام نووی کہتے ہیں : اس کی حرمت کی دلیل جابر کی حدیث ہے جو ابھی ذکر ہوئی ہے ھیثمی نے المجمع (161/5) میں وارد کیا ہے ابن عباس لوگ ہونگے جو اپنے بالوں کو سیاہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا ۔ اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند اچھی ہے

ابو الدرداء سے مرفوعا روایت ہے : ''جو سیاہ رنگ دے گا اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ قیامت کے دن سیاہ کر دے گا'' ۔ اسے روایت کیا ہے طبرانی نے اس میں وضین بن عطاء ہے جس کی احمد، ابن معین ، اور ابن حبان نے توثیق کی ہے اور جوان سے مرتبے میں کم ہیں اور وہ اسے ضعیف کہتے ہیں اور باقی راوی ثقہ ہیں حافظ نے (292/2) میں کہا ہے : ''اس کی سند کمزور ہے'' ۔

سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے پاس یہودی آئے ، آپ نے ان کی سفید داڑھیاں دیکھیں تو فرمایا : ''تم انہیں کیوں نہیں بدلتے'' ۔ تو کہا گیا کہ یہ مکروہ ہے انس

تو آپ ﷺ نے فرمایا : ''تم تو بدلو اور سیاہی سے بچو'' ۔

سے مرفوعا روایت ہے : ''زردی مومن کا خضاب ہے اور سرخی مسلمان کا طبرانی نے اسے اوسط مین میں روایت کیا ہے ۔ اس میں ابن لہیہ ہے جو متابعات میں حسن الحدیث ہے ۔ اور یہ حدیث حسن ہے ۔ عبد اللہ بن عمر خضاب ہے اور سیاہی کافر کا خضاب ہے'' ۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے ۔ ھیثمی کہتے ہیں : اس میں ایسا راوی ہے جسے میں نہیں پہچانتا ۔

میں کہتا ہوں : یہ احادیث جو سمجھ لے تو وہ تردد نہیں کرے گا کہ کالا خضاب ہر کسی کے لئے قطعی حرام ہے ۔ اور یہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے جیسے کہ تمام المنہ ص (83) میں کہا ہے ۔

نے تہذیب السنن ((103/6 میں کہا ہے : صحیح بات یہ ہے کہ ان احادیث میں کسی بھی وجہ سے کوئی اختلاف نہیں ہے جن کے ساتھ بڑھاپے کی سفیدی بدلنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے دو اسی لئے ابن القیم چیزیں ہیں :

۔ اکھاڑنا ۔ (2) ۔ سیاہ رنگ دینا ۔ (1)

اور جس کی اجازت دی وہ کالے رنگ کے علاوہ مہندی یا زرد رنگ دینا ہے ، اور اسی پر صحابہ کرام کا عمل ہے ۔ اور کہا ہے ''سیاہ حضاب کو اہل علم کی جماعت نے مکروہ کہا ہے اور بلاشک یہی صحیح ہے ، مذکورہ دلائل کی وجہ سے ۔ امام احمد رحمہ اللہ کو کہا گیا ، آپ سیاہ خضاب کو مکروہ سمجھتے ہیں تو کہا : ''ہاں ، اللہ کی قسم !۔

سے بھی روایت کیا جاتا ہے لیکن ان سے اس کے ثبوت میں اعتراض ہے اور اگر ثابت بھی ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کے بعض دوسرے علماء اس کی رخصت دیتے ہیں ان میں اصحاب ابی حنیفہ بھی ہیں اور یہ حسن وحسین مقابلے میں کسی کا قول کچھ بھی نہیں ہے ۔ آپ کی سنت زیادہ اتباع کی حقدار ہے اگرچہ مخالفت کرنے والے مخالفت کریں ۔

تو سید سابق کا فقہ السنہ میں کالے خضاب کی اجازت دینا غلط ہے اور اسی طرح ان کا سیاہ کے علاوہ خضاب کو عادت کہنا بھی غلط ہے ۔ بلکہ یہ ثابت سنت مستمرہ ہے ۔ اور ابو البرکات نے المنتقیٰ بشرح نیل الاوطار (144/1) میں باب باندھا ہے : ''باب ہے سفید بالوں کو مہندی اور وسمے وغیرہ سے بدلنا اور سیاہ رنگ کی کراہت'' پھر اس کے بارے میں احادیث ذکر کی ہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص409

محدث فتویٰ